بچی کا نام صبیہ رکھنا کیسا ہے؟

مجیب: ابوصدیق محمد ابوبکر عطاری

فتوی نمبر: WAT-1729

تاریخ اجراء: 23ذوالقعدۃالحرام1444ھ/12جون2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

بچی کا "صبیہ "نام رکھنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

صبیہ (یاء کی تشدید کے ساتھ) کا معنی ہے: "بچی، لڑکی"۔ پس بچی کا یہ نام رکھنا جائز ہے۔البتہ! بہتر یہ ہے کہ اپنی بچیوں کے نام امہات المؤمنین، صحابیات رضی اللہ عنھن اور صالحاتِ امت کے ناموں میں سے کسی کے نام پر رکھے جائیں تاکہ ان کی برکت اس بچی کو ملے۔ نیز حدیث پاک میں بھی نیکوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ارشا فرمائی گئی ہے ۔

سنن ابوداؤد کی حدیث پاک ہے ”عن أبي الدرداء رضي اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم: إنكم تُدعون يوم القيامة بأسمائكم وأسماء آبائكم فحسنوا أسماء كم“ ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوالدرداء سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے بلائے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔ (سنن ابی داؤد، جلد4، صفحه287، مکتبة العصریه، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "حدیث سے ثابت کہ محبوبان خدا انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔" (فتاوی رضویه، جلد24، صفحه685، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔" (بہارشریعت، جلد3، حصه15، صفحه356، مکتبة المدینه، کراچی)

نوٹ: نام کا انتخاب کرنے اور نام رکھنے کے حوالے سے مزید احکام جاننے کے لیے المدینۃ العلمیہ کی کتاب بنام **"نام رکھنے کے احکام"** کا مطالعہ کریں

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net